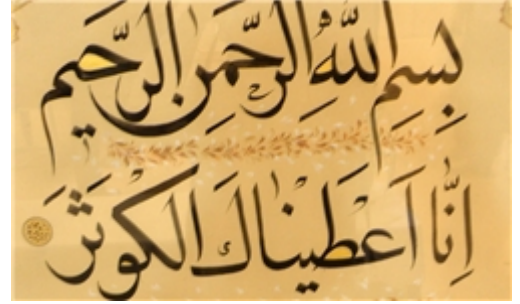


حَوْضِ کوثر، قیامت کے مواقع میں سے ایک ہے

<?xml encoding="UTF-8?">



حَوْضِ کوثر، قیامت کے مواقع میں سے ایک ہے۔

حدیث ثقلین اور دیگر احادیث کی روشنی میں قیامت کے دن قرآن و اہل بیتؑ اسی حوض کے کنارے پیغمبر اکرمؐ کے حضور وارد ہونگے اور پیغمبر اکرمؐ اپنی امت میں سے ہر مؤمن کے ساتھ اسی حوض کے کنارے ملاقات فرمائیں گے۔ شیعہ اور اہل سنت احادیث کے مطابق حضرت علیؑ اسی حوض کے ساقی ہیں اسی لئے آپ کا ایک لقب بھی ساقی کوثر ہے۔

حوض کا معنی اور اس کا استعمال

"حوض" عربی زبان کا ایک لفظ ہے جس کا معنی پانی کے اکھٹے کرنے کی جگہ کے ہیں جسے پانی کو محفوظ کرنے کیلئے زمین کے اندر کھود کر یا زمین کے اوپر دیواریں کھڑی کر کے بنایا جاتا ہے۔ [1] جدید منابع میں اسے برکہ یا تالاب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ [2]

ذوالحوضین

ظہور اسلام سے پہلے حج کے مراسم میں چمڑے کے قابل حمل حوضوں کا سراغ ملتا ہے جسے ہاشم اور حاجیوں کو پانی پلانے کے ذمہ دار لوگ بناتے تھے۔ [3] شاید اسی وجہ سے ہاشم کے بیٹے عبدالمطلب کو ذوالحوضین کا لقب دیا جاتا تھا۔ [4]

حوضِ پیغمبر اکرم

لفظ حوض کو پیغمبر اکرمؐ کے نام مبارک کے ساتھ مختلف تاریخی منابع میں دیکھا جا سکتا ہے۔ [5] تاریخی منابع میں نقل ہوئی ہے کہ رسول اکرمؐ قیامت کے دن اپنی امت کے مؤمنین سے اسی حوض کے کنارے ملاقات فرمائیں گے۔ [6]

قرآن اور تفاسیر میں حوض کا تذکرہ

لفظ "حوض" اور اس کے دیگر مشتقات قرآن مجید میں نہیں آیا ہے۔ لیکن بعض مفسرین نے سورہ کوثر کی پہلی آیت میں لفظ کوثر کو حوض کوثر یا حوضِ پیغمبرؐ سے تعبیر کیا ہے، [7] جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور

شہد سے زیادہ میٹھا اور گوارا ہے۔[8]

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ[9]

احادیث میں حوض کا تذکرہ

علماء نے حوض سے متعلق احادیث کو متواتر اور حوض کوثر کے وجود پر اعتقاد رکھنے کو ایمان کی شرائط میں سے شمار کیا ہے۔[10]

ابن بابویہ (شیخ صدوق)،[11] نے حوض کوثر کے وجود پر ایمان رکھنے کو شیعہ امامیہ کے اعتقادات میں سے شمار کیا ہے۔

بقی بن مخلد قُرطبی (متوفی ۲۷۶) نے حوض کوثر سے متعلق روایا کو اپنی کتابوں میں "مازوی فی الحوض و الکوثر" کے عنوان سے جمع کیا ہے۔ ابوالقاسم ابن بشکوال (متوفی ۵۷۸) نے بھی اس کتاب پر حاشیہ لکھا ہے۔

عبدالقادر بن محمد عطا صوفی نے ان دو کتابوں کو "حوض اور کوثر" سے متعلق احادیث کو "مرویات الصحابہ رضی اللہ عنہم فی الحوض و الکوثر" کے عنوان سے (مدینہ ۱۴۱۳) منتشر کیا ہے۔

حوض کوثر کی وسعت

اس حوض کی وسعت اور اس کے کنارے مؤمنین کو پلائے جانے والے جاموں کی تعداد کے بارے میں قدیم اسلامی منابع میں تفصیلات آئی ہیں۔[12] پیغمبر اکرمؐ سے مروی بعض روایات میں اس حوض کی وسعت کو "عَدَن" سے "عَمَان" یا کعبہ سے بیت المقدس یا صنعا سے بصری اور اس کے کنارے پلائے جانے والے جاموں کی تعداد کو ستاروں سے زیادہ بتائی گئی ہے۔[13]

حوض کوثر کے ساقی اور یہاں آنے والے لوگ

شیعہ اور اہل سنت روایات کے مطابق حضرت علیؑ ہی ساقی کوثر ہیں، [14] اور پیغمبرؐ کے اعوان و انصار [15] آپ کے ساتھ اس حوض کے کنارے موجود ہوتے ہیں۔

حدیث ثقلین کے مطابق قرآن و عترت پیغمبرؐ قیامت کے دن پیغمبر اکرمؐ کے حضور وارد ہونگے۔[16]

اسلامی منابع میں امام علیؑ علیہ السلام حوض کوثر کے کنارے پیغمبر اکرمؐ کے حضور وارد ہونے والوں میں سب سے پہلی شخصیت جانا گیا ہے۔[17] اور آپؐ منافقوں کو یہاں آنے سے روکیں گے۔[18]

حوض کوثر سے محروم افراد

حدیث نبوی کے مطابق وہ افراد جو پیغمبر اکرمؐ کی رحلت کے بعد دین میں بدعت گزاری کے مرتکب ہوئے ہیں انہیں حوض کوثر پر آنے نہیں دی جائے گی۔[19] اسی طرح احادیث میں آیا ہے کہ ہر وہ شخص جس نے حضورؐ پر ایمان نہیں لایا وہ بھی قیامت کے دن حوض کوثر سے محروم رہیں گے۔[20]

حوالہ جات

محمد بن محمد زبیدی، تاج العروس من جواهر القاموس، ذیل واژہ حوض؛ عبدالرحیم بن عبدالکریم صفی پوری،

منتہی الارب فی لغہ العرب، ذیل واژہ حوض،

دبّخدا، ذیل واژہ

احمد بن عبدالوہاب نویری، نہایہ الارب فی فنون الادب، ج ۱۶، ص ۳۶؛ مجلسی، بحار الانوار، ج ۱۵، ص ۳۸

محمد بن محمد زبیدی، تاج العروس من جواهر القاموس، ذیل واژہ حوض؛ عبدالرحیم بن عبدالکریم صفی پوری،

منتہی الارب فی لغہ العرب، ذیل واژہ حوض،

طوسی، التبیان فی التفسیر القرآن، ذیل کوثر، آیہ ۱؛ محمد بن احمد قرطبی، تفسیر القرطبی، ذیل کوثر: آیہ ۱

احمد بن محمد میبدی، کشف الاسرار و عدالابرار، ذیل کوثر، آیہ ۱؛ محمد بن شاہ مرتضی فیض کاشانی،

تفسیرالصافی، ذیل کوثر، آیہ ۱

احمد بن محمد میبدی، کشف الاسرار و عدالابرار، ذیل آیہ؛ حسین بن علی ابوالفتح رازی، تفسیر روح الجنان و

روح الجنان، ذیل آیہ؛ محمد بن احمد قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ذیل آیہ؛ محمد بن شاہ مرتضی فیض

کاشانی، تفسیرالصافی، ذیل آیہ،

عبدالرحمان بن ابی بکر سیوطی، ذیل کوثر، آیہ ۱، الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، سیوطی، ذیل کوثر، آیہ ۱

سورہ کوثر، آیت ۱

محمد بن محمد غزالی، احیاء علوم الدین، ج ۱، ص ۱۲۵؛ یحیی بن شرف نووی، صحیح مسلم بشرح النووی، ج ۱۵،

ص ۵۳؛ محمد عبدالرووف بن تاج العارفین مُناوی، فیض القدير: شرح الجامع الصغیر من احادیث البشیرالنذیر،

ج ۳، ص ۵۲۸

ابن بابویہ، الاعتقادات، ج ۱، ص ۶۵،

ابن حنبل، مسندالامام احمد بن حنبل، ج ۲، ص ۱۶۲-۱۶۳؛ ابن بابویہ، الاعتقادات، ج ۱، ص ۶۵؛ ہ مسلم بن حجاج،

الجامع الصحیح، ج ۴، ص ۶۵؛ عبدالرحمان بن ابی بکر سیوطی، الجامع الصغیر فی احادیث البشیرالنذیر، ج ۱،

ص ۵۸۱

ابن حنبل، مسندالامام احمد بن حنبل، ج ۲، ص ۱۶۲-۱۶۳؛ بقی بن مخلد، ماروی فی الحوض و الکوثر، ج ۱،

ص ۸۰-۸۱، و ص ۸۸، مرویات الصحابة رضی اللہ عنہم فی الحوض و الکوثر کے عنوان سے

موفق بن احمد اخطب خوارزم، المناقب، ج ۱، ص ۲۹۲؛ احمد بن عبداللہ طبری، ذخائرالعقبی فی مناقب

ذویالقربی، ج ۱، ص ۸۶

ابن بابویہ، کتاب الخصال، ج ۲، ص ۵۵۹-۵۶۰؛ احمد بن عبداللہ ابونعیم اصفہانی، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء،

ج ۱۰، ص ۲۱۱

ابن حنبل، مسندالامام احمد بن حنبل، ج ۵، ص ۱۸۲؛ محمد بن عبداللہ حاکم نیشابوری، المستدرک علی

الصحیحین، ج ۳، ص ۱۰۹؛ علی بن ابوبکر ہیثمی، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، ج ۱، ص ۱۷۰، وج ۹، ص ۱۶۵-۱۶۳؛

مجلسی، بحار الانوار، ج ۲۳، ص ۱۳۲-۱۳۶

محمد بن عبداللہ حاکم نیشابوری، المستدرک علیالصحیحین، ج ۳، ص ۱۳۶؛ ابن عبدالبر، الاستیعاب فی معرفۃ

الاصحاب، ج ۳، ص ۱۰۹۰

احمد بن عبداللہ طبری، ذخائرالعقبی فی مناقب ذویالقربی، ج ۱، ص ۹۱

مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، ج ۷، ص ۶۵-۶۹

علی بن عیسیٰ بہاءالدین اربلی، کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمة، ج ۳، ص ۷۹؛ مجلسی، بحار الانوار، ج ۸، ص ۱۹،

- ابن بابویه، الاعتقادات، چاپ عصام عبد السید، قم ۱۳۷۱ش
 بمو، کتاب الخصال، چاپ علی اکبر غفاری، قم ۱۳۶۲ش
 ابن حنبل، مسند الامام احمد بن حنبل، بیروت: دار صادر، (بی تا).
 ابن عبدالبر، الاستیعاب فی معرفه الاصحاب، چاپ علی محمد بجاوی، بیروت ۱۴۱۲/۱۹۹۲
 حسین بن علی ابو الفتوح رازی، تفسیر روح الجنان و روح الجنان، چاپ ابوالحسن شعرانی و علی اکبر غفاری، تهران ۱۳۸۷-۱۳۸۲
 احمد بن عبدالله ابو نعیم اصفهانی، حلیه الاولیاء و طبقات الاصفیاء، چاپ محمدامین خانجی، بیروت ۱۳۸۷/۱۹۶۷
 موفقبن احمد اخطب خوارزم، المناقب، چاپ مالک محمودی، قم ۱۴۱۴
 محمد حسین بن خلف برهان، برهان قاطع، چاپ محمد معین، تهران ۱۳۶۱ش
 بقی بن مخلد، ماروی فی الحوض و الکوتر، در مرویات الصحابه رضی الله عنهم فی الحوض و الکوتر، چاپ عبدالقادر صوفی، مدینه: مکتبه العلوم و الحكم، ۱۴۱۳
 علی بن عیسی بهاءالدین اربلی، کشف الغمه فی معرفه الاثمه، بیروت ۱۴۰۵/۱۹۸۵
 محمد بن عبدالله حاکم نیشابوری، المستدرک علی الصحیحین، چاپ یوسف عبد الرحمان مرعشلی، بیروت ۱۴۰۶
 محمد بن محمد زبیدی، تاج العروس من جواهر القاموس، چاپ علی شیری، بیروت ۱۴۱۲/۱۹۹۲
 محمود بن عمر زمخشری، اساس البلاغه، چاپ عبد الرحیم محمود، بیروت (بی تا)
 عبد الرحمان بن ابی بکر سیوطی، الجامع الصغیر فی احادیث البشیرالنذیر، بیروت ۱۴۰۱
 بمو، الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، چاپ نجدت نجیب، بیروت ۱۴۲۱/۲۰۰۱
 عبد الرحیم بن عبد الکریم صفی پوری، منتهی الارب فی لغه العرب، چاپ سنگی تهران ۱۲۹۷-۱۲۹۸، چاپ افست ۱۳۷۷
 احمد بن عبدالله طبری، ذخائرالعقبی فی مناقب ذوی القربی، قاهره ۱۳۵۶، چاپ افست بیروت (بی تا).
 محمد بن محمد غزالی، احیاء علوم الدین، چاپ محمد محمد تامر، قاهره ۲۰۰۴
 محمد بن شاه مرتضی فیض کاشانی، تفسیر الصافی، بیروت ۱۴۰۲/۱۹۸۲
 محمد بن احمد قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، بیروت ۱۴۰۵/۱۹۸۵
 مجلسی، بحار الانوار
 مسلمبن حجاج، الجامع الصحیح، بیروت: دارالفکر، (بی تا)
 محمد عبد الرووف بن تاج العارفین مُناوی، فیض القدیر: شرح الجامع الصغیر من احادیث البشیر النذیر، چاپ احمد عبد السلام، بیروت ۱۴۱۵/۱۹۹۴
 احمد بن محمد میبیدی، کشف الاسرار و عده الابرار، چاپ علی اصغر حکمت، تهران ۱۳۶۱ش
 یحیی بن شرف نووی، صحیح مسلم بشرح النووی، بیروت ۱۴۰۷/۱۹۸۷
 احمد بن عبد الوهاب نویری، نهایه الارب فی فنون الادب، قاهره (۱۹۲۳) ۱۹۹۰
 علی بن ابوبکر ہیثمی، مجمع الزوائد و منبع الفوائد، بیروت ۱۴۰۸/۱۹۸۸